مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمۃ القرآن

فضیلت صبر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین۔ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون (البقرۃ: ۱۵۷۔۱۵۳)

برادران اسلام!! ان آیات بینات میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی کتنی زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔ کہ جو لوگ صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و مددگار بن جاتا ہے اور پھر ان کو رحمت و بخشش کی بشارتیں دیکر ان کیلئے ہدایت یافتہ ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا جا رہا ہے۔ اب ظاہر ہے جو لوگ صبر کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ بے صبری کا اظہار کرتے ہیں وہ ہدایت والے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اور رسول اللہ ﷺ کے اپنائے ہوئے اور بتائے ہوئے سنہری طریقوں کے مطابق گزارنے کو ہی صبر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نیکی کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے گناہ چھوڑنا اور اس سے بچنا اور اس کیلئے جو مصیبت اور پریشانی آئے اس کو برداشت کرنے کا نام ہی صبر ہے۔

سورۃ ھود میں اللہ تعالیٰ نے صبر کی حقیقت اور فضیلت کو یوں بیان فرمایا ہے۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت (فائدہ، خوشی) دے کر اس سے چھین لیں تو وہ مایوس ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر اس کو پریشانی کے بعد اس کو کوئی نعمت (خوشی وغیرہ) دے دیں تو وہ کہتا ہے میری پریشانیاں ختم ہو گئیں اور فخر کرنے لگتا ہے اور شوخیاں بکھیرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ (۱۱۔۹) ان آیات سے واضح ہوا کہ غم کے وقت مایوسی اور ناشکری سے بچنا اور اچھے عمل کرنا صبر کہلائے گا۔ اور خوشی کے موقعہ پر بھی تکبر و غرور سے بچتے ہوئے اعمال صالحہ کو اپنانا صبر کہلاتا ہے۔ اور دونوں مواقع پر افراط و تفریط سے دامن بچا کر جو لوگ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہی لوگ اجر اور بخشش کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم خوشی کا موقعہ ہو یا غمی کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو مدنظر رکھیں نہ خوشی کے وقت بے صبری کرتے ہوئے فضول خرچی، بے حیائی اور تکبر و غرور کا ارتکاب کریں اور نہ ہی غم کی وجہ سے نوحہ خوانی کرکے ماتم کرکے بین ڈال کر کسی طریقے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے مرتکب ہوں تاکہ ہم بھی صابرین کیلئے بشارت کے حقدار بن سکیں۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضی

ترجمۃ الحدیث

حرمت ماتم

عن عبداللہ قال قال النبی ﷺ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ (بخاری، ۱۷۳/۱، کتاب الجنائز)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑا اور زمانہ جاہلیت کی آہ و پکار کی تو وہ ہم میں سے نہیں۔

برادران اسلام! انسان کی ساری زندگی خوشی و غمی، تنگی و فراخی، دکھ تکالیف، مصائب و آلام اور آرام و سکون سے ہی عبارت ہے۔ ہر انسان کو مختلف اوقات میں ان حالات سے سامنا کرنا پڑتا ہے جس کیلئے دین اسلام نے اپنے ماننے والوں کی راہنمائی کیلئے ایک اصول و ضابطہ بیان کر دیا ہے تاکہ لوگوں میں برداشت کا مادہ پیدا ہو۔ ہر قسم کے مصائب میں سے سب سے بڑی مصیبت اور تکلیف انسان کیلئے اپنے کسی عزیز، پیارے اور چاہنے والے کی موت کا صدمہ ہے کہ اس موقعہ پر آدمی شدت غم کی وجہ سے اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے یا اور کوئی ایسا کام کر گزرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہو اس لئے ایسے موقعہ پر ہر مسلمان کیلئے خاص طور پر تنبیہہ کی گئی ہے کہ کوئی ایسا کام نہیں کرنا کہ جس کی وجہ سے تمہیں امت محمدیہ ﷺ سے ہی خارج کر دیا جائے۔

زمانہ جاہلیت میں حزن و غم، دکھ اور تکلیف کے موقعہ عام طور پر لوگ اور خصوصاً عورتیں اپنے رخسار پیٹتے تھے، ماتم کرتے تھے۔ گریبان پھاڑ لیتے تھے کوئی اپنا سر منڈوا لیتا تھا تو کوئی اپنے سر اور جسم پر خاک ڈال لیتا تھا اور زبان سے نوحہ خوانی کرتے تھے، یعنی بین ڈالتے تھے۔

آج کل ہمارے ہاں بھی یہ رسمیں اسی طرح بلکہ جدید انداز اور ناموں سے جاری ہیں بلکہ ایک فقہ نے تو اس نوحہ خوانی اور ماتم کو سب سے بڑی عبادت قرار دے رکھا ہے حالانکہ یہ سارے امور جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا نام لیکر غم کے اظہار کیلئے کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہیں اس لئے ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ماتم کیا یا نوحہ خوانی کی اور کپڑے پھاڑ کر غم کا اظہار کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے یعنی نہ میں اس کا نبی بننا پسند کرتا ہوں اور نہ ہی اس کو اپنا امتی تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں۔

برادران اسلام!! اس فرمان پیغمبر ﷺ کے پیش نظر ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم غم کے اظہار کیلئے کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کریں جسمیں ماتم یا نوحہ خوانی کی ذرہ برابر بھی مشابہت موجود ہو اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ امت محمدیہ کا فرد نہیں ہے لہٰذا ہمیں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے کہ ہم ماتمی جلوس دیکھنے جائیں یا ان کیلئے سبیلیں لگائیں یا اور کسی انداز میں ان کے اس خلاف سنت کام میں معاون و مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام پر قائم رہنے کی توفیق فرمائے۔ آمین